Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ، ۵ صلح ۱۳۵۲ ہش، ۵ جنوری ۱۹۷۳ء	نمبر ۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۴ ماہ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

شدید کھانسی اور نزلہ کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے ۔

آج پسلی میں بھی درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

مرکزِ احمدیت ــــ ربوہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریباً سوا لاکھ فدائیوں کا اجتماعِ عظیم

مہمانوں کی رہائش و طعام کے وسیع اور عدیم النظیر انتظامات ۔ احبابِ ربوہ کی طرف سے مہمانوں کی پُرخلوص خدمت

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز تقریر

:: (قسط نمبر ۳) ::

مہمانوں کی رہائش و طعام کے عدیم النظیر انتظامات

جلسہ سالانہ کے موقع پر جبکہ ایک لاکھ سے زائد مہمان سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے دُور نزدیک سے بڑی محبت و عقیدت کے ساتھ اپنے مرکز میں تشریف لاتے ہیں، ان کی رہائش و طعام کا تسلی بخش انتظام کرنا ۔ اور ان کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانا ۔ ہر سال مخلصین ربوہ کا بظاہر ایک مشکل لیکن دراصل ایک خوشگوار فریضہ ہوتا ہے جسے وہ بصد ذوق و شوق ہنستے ہوئے چہروں اور مخلصانہ جذبات کے ساتھ ہر سال ادا کرتے ہیں۔ مہمانوں کی اتنی کثیر تعداد کے لئے رہائش کا انتظام اور ہر روز بروقت کھانا تیار کرنے اور پھر کھلانے کے انتظامات جس قدر حسن و خوبی کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر طے پاتے ہیں بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کی ہرگز کسی اور جگہ مثال نہیں مل سکتی ۔ دراصل یہ نتیجہ ہے اتحاد کا ۔ اس باہمی تعاون اور اخلاص و محبت کا جو خلافت کے بابرکت نظام کی وجہ سے خدا کے فضل سے افرادِ جماعت میں پایا جاتا ہے اسی کی بدولت ہر سال بغیر کسی خاص دقّت کے یہ سارے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں ۔ خدام ربوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کو عین سعادت اور اپنی خوش بختی سمجھتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان کی سہولت و آرام کی خاطر دن رات ایک کر دیتے ہیں اور اسی میں وہ راحت محسوس کرتے ہیں۔

حسب سابق امسال بھی افسر جلسہ سالانہ کے فرائض محترم سیّد داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے سرانجام دیئے ۔ جنہیں خدا کے فضل سے مہمان نوازی کی تقریبات کا وسیع انتظامی تجربہ ہے اور یہ ملکہ انہیں اپنے بزرگ باپ (حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف سے بھی وراثتاً ملا ہے ۔ آپکے ماتحت تین نائب افسر جلسہ سالانہ تھے، یعنی محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر ۔

انتظامات کو بہ احسن سرانجام دینے کے لئے تیس ۳۰ مختلف نظامتیں مقرر تھیں مثلاً نظامت سپلائی ۔ نظامت مکانات ۔ نظامت استقبال و الوداع ۔ نظامت مہمان نوازی ۔ نظامت نگرانی و حاضری معاونین ۔ نظامت آب رسانی ۔ نظامت اجرائے پرچی خوراک ۔ نظامت طبّی امداد وغیرہ وغیرہ ۔

ہر نظامت میں افسر صیغہ اور نائب افسر صیغہ کے ماتحت معاونین کی بہت بڑی تعداد تھی جو دن رات اپنے فرائض میں منہمک رہی۔

مہمانوں کے قیام کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مختلف اجتماعی قیامگاہوں کا انتظام تھا، جہاں وہ ایک تنظیم کے ماتحت جماعت وار رہائش پذیر رہے ۔ پھر بہت سے خیمہ جات اور چھولداریوں کا بھی اہتمام تھا ان کے علاوہ ربوہ کا قریباً ہر گھر مہمانوں سے پُر تھا ۔ ان سب جگہوں پر پرالی بچھا دی گئی تھی جس پر مہمان رات کو آرام کرتے تھے ۔ ان کے لئے روٹی اور کھانا تیار کرنے کے لئے تین لنگر خانوں کی علیحدہ علیحدہ نظامتیں قائم تھیں ۔ یعنی لنگر خانہ دارالصدر (ناظم ملک سیف الرحمان صاحب)، لنگر خانہ دارالرحمت (ناظم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب) لنگر خانہ دارالعلوم (ناظم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد) لنگر خانہ دارالصدر میں روٹی تیار کرنے کے لئے سوئی گیس سے چلنے والی ۱۶ مشینیں نصب تھیں جو تھوڑے سے تھوڑے عرصہ میں ہزاروں کی تعداد میں روٹیاں تیار کرتی رہیں ۔ اس لنگر خانہ میں سوئی گیس کی ایک خودکار مشین بھی نصب ہے، جس میں روٹی کے پیڑے بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ گوندھا ہوا آٹا مشین میں ڈال دیا جاتا ہے روٹیاں از خود تیار ہوکر پکتی چلی جاتی ہیں لیکن یہ مشین سردست تجرباتی مراحل میں ہے۔

لنگر خانہ دارالرحمت میں سوئی گیس کی دس مشینیں دن رات کام کرتی رہیں۔ البتہ لنگر خانہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

ماہ بماہ چندہ عام ۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کی ادائیگی کا بار نہیں پڑتا۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد، پرنٹر:- سید عبدالحی، مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ صلح ۱۳۵۲ ھش

خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرنے کا وقت

ہمارا جلسہ سالانہ ہر سال ہی ہمارے لئے بے انتہا خوشی کے سامان لے کر آتا ہے جلسہ کے موقع پر ہم ہر سال نصرتِ الٰہی کو بارش کی طرح برستے دیکھتے اور اسکی عظیم الشان برکتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے ایسے حقائق و معارف سننے کا انمول موقع میسر آتا ہے جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اِس طرح ہمیں بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے اور معلوماتِ دینی کو وسیع کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ پھر طلب علم، امداد اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے مواقع بھی بے حساب میسر آتے ہیں جس سے رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہو کر تمام بھائیوں کے رُوحانی طور پر ایک ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن مقبول دُعاؤں کے وارث بنتے ہیں جو حضور علیہ السلام نے جلسہ میں سال بہ سال شرکت کرنے والوں کے لئے پہلے ہی کی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں خلیفہ وقت کی خاص دُعاؤں اور توجہ سے حصہ لینے کی سعادت بھی ملتی ہے اور ہم اپنی اپنی استعداد کے مطابق عند اللہ اِس بات کے مستحق ٹھہرتے ہیں کہ ہم میں دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

یہ سب برکتیں امسال بھی جلسۂ سالانہ کے طفیل ہمیں بے حساب ملیں یہانتک کہ ہمارے دامن ہائے استعداد پُر ہو ہو گئے۔ ان برکتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے امسال خوشی کے ایسے ایسے نئے سامان بھی بہم پہنچائے کہ دل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ پہلی اور سب سے اہم خوشی ہمیں یہ نصیب ہوئی کہ امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے احباب کی تعداد میں گزشتہ تمام سالوں کی نسبت غیر معمولی اضافہ ہوا حتیٰ کہ یہ تعداد سوا لاکھ کے قریب جا پہنچی۔ پھر ہمیں یہ خوشخبری بھی ملی کہ خالص اور دِلی محبوّل کے نفوس و اموال میں برکت اور کثرت کا وعدہ جو اوّل دن سے ہی پورا ہوتا چلا آرہا ہے اب اِس حد تک نمایاں صورت اختیار کر چکا ہے کہ دنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی آگے نکل چکی ہے۔ مزید براں اِس خوشخبری پر بھی ہمارے دل خوشی سے معمور ہوئے بغیر نہ رہے کہ نائیجیریا میں جماعت کو ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں خطیر رقوم کے وعدہ جات کی وصولی اموال میں موعودہ برکت کا ایک درخشندہ ثبوت فراہم کرنے کا باعث بنی نیز بیرونی ممالک میں درجنوں نئی مساجد کی تعمیر اور علی الخصوص مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں احمدیہ ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام اور ان کے ذریعہ انجام پانے والے عظیم الشان کام کی نہایت ایمان افروز تفصیلات ہمیں مسرتوں سے مالا مال کرنے کا کچھ کم موجب ثابت نہ ہوئیں۔ جلسہ سالانہ میں ہمارے لئے ہر طرف مسرتیں ہی مسرتیں تھیں جو ہماری خوش بختی و خوش نصیبی کو چار چاند لگانے کا باعث بنیں۔ الغرض امسال ہمارا للٰہی جلسہ سالانہ ہمارے لئے خوشیوں اور مسرتوں کے ایسے غیر معمولی سامان لے کر آیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے ہوئے خوشی سے پھولے نہ سمائے۔

مسرتوں اور شادمانیوں کے اِس ہجوم میں ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم خوشی منانے کے مومنانہ طریق کو اپنانے میں خاص تعہد سے کام لیں۔ وہ طریق جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے یہی ہے کہ ہم ان تمام کامیابیوں کو جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں کسی لحاظ سے بھی اپنی طرف منسوب نہ کریں بلکہ انہیں تمام تر اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطاء خاص تسلیم کرتے ہوئے اس کا شکر بجالائیں اور اُس کے آستانہ پر اَور زیادہ تعہد کے ساتھ جھکیں اور آئندہ بھی اُس کی رضا کی راہوں پر چلنے کا عزم صمیم کر کے اُس کے حضور یہ عہد کریں کہ ہم دنیا میں اسلام کی سر بلندی کی خاطر پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں بجالائیں گے اور اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک کہ اسلام عملاً پوری دنیا میں غالب نہ آجائے۔ یہ وقت ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے بارش کی طرح برسنے والے فضلوں اور انعاموں پر حمد اور شکر کے رنگ میں اللہ تعالیٰ سے ایک نیا تعارف پیدا کریں اور پھر رضاء الٰہی کی راہوں پر نئے عزم کے ساتھ گامزن ہوتے ہوئے خدمت و فدائیت اور قربانی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی کے لئے مومن اور کافر کی خوشی کے باہمی فرق کو بڑی تفصیل سے واضح فرمایا ہے اور کھول کھول کر بتایا ہے کہ کسی کامیابی یا انعام کے حاصل ہونے پر مومن کس طرح خوشی مناتا ہے اور برخلاف اِس کے کافر کا خوشی منانے کا طریق کیا ہوتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خدائی وعدوں کے عین مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر حاصل ہونے والی خوشیوں کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں تاکہ ہم خوشی منانے کے صحیح طریق پر گامزن رہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے مزید فضلوں اور انعامات کے مورد بنیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خوشی منانے کے صحیح طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اِس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اِس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنالیتا ہے۔ **مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔** ....

اِس لئے اپنی دُعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفتِ الٰہی ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ..... اگر اِس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کام پڑتا ہے تو تقویٰ کا طریق اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو **کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اُس کی طرف** نہ جھکے۔"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

الغرض یہ وقت ہمارے لئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جلسۂ سالانہ کے مبارک موقع پر عظیم الشان کامیابیوں اور خوشیوں سے نوازا ہے خدا تعالےٰ سے ایک نیا تعارف پیدا کرنے کا وقت ہے، کامیابیوں اور خوشیوں کے نتیجہ میں ہماری ہمت اور حوصلہ میں جو نئی زندگی آئی ہے اس سے فائدہ اُٹھا کر اللہ تعالےٰ کی معرفت میں ترقی کرنے اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں اور کامیابیوں اور خوشیوں کا مستحق بننے کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس وقت کی قدر کرنے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن پاک اور اسلامی اقدار

محترمہ ہدایت سوکیہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس کی تقریر

۱۷ر نومبر/نبوت ۱۳۵۱ ہش کو لجنہ اماء اللہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اور لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی پُر مسرت تقریب میں لجنہ اماء اللہ ماریشس کی نمائندہ اور صدر محترمہ ہدایت سوکیہ صاحبہ نے جو تقریر فرمائی۔ اس کا اردو ترجمہ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میری نہایت ہی قابل احترام صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پیاری بہنو اور بچیو۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جبکہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ میں آپ بہنوں کے درمیان ہوں۔ آج کا دن میرے لئے خوشیوں اور مسرتوں سے بھرپور ہے۔ سالانہ اجتماع میں شمولیت کی بدولت میری ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے لجنہ اماء اللہ کے جشن پنجاہ سالہ میں شمولیت کی سعادت نصیب کی۔ اس لئے میں اس کی انتہائی شکرگزار ہوں۔

سب سے پہلے میں لجنہ اماء اللہ ماریشس اور اپنی طرف سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی جو نہ صرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر بلکہ ہمارے لئے ماں کا درجہ رکھتی ہیں کی خدمت میں خصوصی مبارکباد اور نیک خواہشات کا تحفہ پیش کرتی ہوں

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے لئے میرے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے اور نکلتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے خدا تعالیٰ آپ کو غیر معمولی استقلال اور عزم و حوصلہ بخشے تا اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ آمین

اسلام اور احمدیت کی تاریخ کے اوراق میں لجنہ اماء اللہ کے کارنامے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے اور ہم یہ دعا کرتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کے آئندہ پچاس سال پہلے سالوں سے زیادہ درخشندہ و تابندہ ہوں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب تمام بہنیں خلافت حقہ سے اپنی وابستگی کو اور زیادہ پختہ کر لیں اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم اور اسلام کے مطابق ڈھال لیں

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں ہماری بندگی کے سامان ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (الانبیاء)

قرآن کریم میں ہمارے لئے ہر سامان موجود ہے قرآن کریم کو محض پڑھنا اور پھر اسے ایک طرف رکھ دینا جیسا کہ ہم میں سے اکثر کرتی ہیں مناسب نہیں قرآن کریم کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیئے کیا ہمیں حضرت عائشہؓ کا یہ قول یاد نہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کی عملی تصویر ہے اور ہمیں چونکہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ کے مطابق عمل کرنا ہے اس لئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم پر کاربند ہونا ہوگا۔ صرف اسی صورت میں ہم خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کر سکتی ہیں اور صرف اسی صورت میں خدا تعالیٰ ہمیں اپنے انعامات کا وارث بنائے گا جن کا وعدہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ آئیے ہم قرآن کریم کو ایسے رنگ میں پڑھیں کہ ہماری زندگیاں اس کے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور ہمارے اخلاق قرآن کریم کی تعلیم کے شایان شان ہوں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی احکام پر پوری طرح عمل کریں ان احکام میں سے ایک حکم انفاق فی سبیل اللہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ (التغابن)

تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک آزمائش کا ذریعہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے پس جتنا ہو سکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے نجات پا جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان کریگا اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

سورۃ الکہف میں خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا

مال اور بیٹے اس ورلی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک اور مناسب حال کام ہی جو ان چیزوں سے کئے جائیں تیرے رب کے نزدیک بدلہ کے لحاظ سے بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

اس آیت میں جن باقی رہنے والے اعمال صالحہ کا ذکر ہے وہ کون سے ہیں؟ جب ہم قرآن کریم کو بار بار پڑھتے اور اس کی ہر آیت پر غور و تدبر کرتے ہیں تو ان کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر ہم اچھے اعمال بجا لانے اور نیکیاں کرنے کے مواقع کو ضائع کر دیں گے تو قیامت کے دن ہماری حالت بڑی افسوسناک ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (آل عمران)

جو لوگ منکر ہو گئے ہوں اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے ہوں اُن میں سے کسی سے زمین بھر کے سونا بھی جسے وہ فدیہ کے طور پر دیں ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے۔ جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے

ہمیں یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ اگر ہم نیک اعمال بجا لانے یا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے تو اس کا نقصان ہمیں ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اگر ہم اس کی ہدایات پر ایمان نہیں لائیں گے تو اس کا کوئی نقصان نہیں بلکہ وہ کوئی اور قوم آگے لے آئیگا جو اس کے احکام پر عمل کرکے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرے گی۔ ارشاد ربانی ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ (محمد)

سنو۔ تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو۔ اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے۔ ورنہ اللہ بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح سستی کرنے والے نہیں ہوں گے۔

یہ دنیا غفلت اور کھیل کود کا مقام ہے۔ اصل زندگی وہ ہوگی۔ جو آخرت میں ایک مومن کو میسر ہوگی۔ اس زندگی کیلئے ابھی سامان مہیا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (عنکبوت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

غلبۂ اسلام کے لئے عیسائیت کے ساتھ آخری جنگ

اب چلنے کا وقت نہیں رہا۔ اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے

(خلیفۃ المسیح الثالث)

(از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے اُس وقت مبعوث فرمایا جب مسلمانوں میں علماء کہلانے والے جو دین کی حفاظت کے لئے مقرر تھے خود ارتداد اختیار کر کے عیسائیت کی آغوش میں جا کر ایک انسان کو خدا ماننے لگے تھے۔ اور ان کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک طرف اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح ملتجی ہوئے۔

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار

ان دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تو تو رب العالمین ہے اور سب کا شہریار

دوسری طرف حضور نے دنیا کے سامنے یہ اعلان فرمایا:-

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔" (کتاب البریہ)

امام الزمان کے آنے کے ساتھ ہی انوار کی بارش ہونے لگی اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلطان القلم بھی بنایا۔ اور آپکی تحریر و تقریر میں اس قدر زور پیدا کر دیا کہ اسلام کی حقانیت لوگوں پر روز روشن کی طرح نظر آنے لگی۔ اور ان کے دل کہہ اٹھے کہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی صداقت کی تائید میں زبردست نشان آسمانی ظاہر فرمائے جس کا نشانہ کبھی امریکہ کا ڈوئی کبھی آریہ سماج کا لیکھرام اور کبھی ہندوستانی عیسائیوں کا آتھم اور کبھی کوئی اور ایسے معاندین اسلام بنتے رہے اور اسلام غالب آنے لگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر بہت بڑا فضل فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جماعت کو خلافت حقہ اسلامیہ سے سرفراز کیا اس طرح جو کام حضور نے شروع فرمایا تھا وہ حضور کے خلفاء کے عہد میں بھی جاری رہا۔ اور ترقی کرتا چلا گیا۔

اب جب ہم خلافت ثالثہ کا مبارک عہد دیکھ رہے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ حضرت ناصر دین احمد نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی تکمیل اشاعتِ ہدایت کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ اور اس کام میں غیر ممالک کو بھی نظر انداز نہ فرمایا۔ آپ نے یورپ اور تثلیث کے مراکز کا دورہ کیا جہاں ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے گھر کا افتتاح فرمایا۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے زر کثیر خرچ کر کے تعمیر کی تھی اور مختلف ممالک میں جا کر اسلام کا پیغام وہاں کے لوگوں تک پہنچایا مبلغین اسلام جو بدولت وہاں تکمیل اشاعتِ ہدایت کے کام میں آپکی نگرانی میں وہاں مصروف عمل ہیں۔ ان کو ہدایت سے نوازا جس سے ان میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا

۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے چھ ممالک کے تفصیلی دورہ کا پروگرام مرتب ہوا۔ یہاں کے باشندے شرف انسانیت سے بھی محروم چلے آ رہے تھے ان کے سابق ان کے یورپی حکمران جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرتے رہتے تھے تاہم انہیں عیسائیت کے جال میں پھنسانے اور اسلام سے متنفر کرنے کے لئے انہوں نے کچھ مدارس اور ہسپتال کھول رکھے تھے جن کی غرض خدمت انسانیت نہ تھی بلکہ اس کی آڑ میں انکو عیسائی بنانے کا وسیع پروگرام بنایا ہوا تھا۔ ان حالات میں ضروری تھا کہ حضور بنفس نفیس وہاں جا کر تمام حالات کا جائزہ لیتے۔

اور یہ بھی ضروری تھا کہ

"اسلام کا محبت اور پیار، اخوت اور مساوات کا پیغام"

مغربی افریقہ کے ممالک میں بسنے والوں تک پہنچایا جاتا۔ چنانچہ اسی پیغام کو وہاں کے چھ ممالک میں رہنے والوں تک پہنچانے والوں کے لئے مسیح محمدی کے مظہر سے خلیفہ حضرت حافظ ناصر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خود یہ سفر اختیار کر کے یہ عظیم کام سرانجام دیا اور ان کو لا تحول لسانہ آپ کی زبان سے جب سنا تو قابلیتیں اپنے اپنے شکوک کو رفع کیا اور اسلام کا منور چہرہ انہیں نظر آنے لگا۔

ابھی آپ انہی ممالک میں ملک گیمبیا کا دورہ کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبۂ اسلام کی ایک بے نظیر سکیم الہام فرمائی جس کا اعلان سب سے پہلے آپ نے سیرالیون میں ایک پریس کانفرنس میں فرمایا پھر انگلستان میں اپنے مخلص فدائیوں کے سامنے اسے تفصیل سے بیان کرنے کے بعد "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک کا اجراء کیا اور وہاں سے پاکستان پہنچ کر یہاں بھی اسے جاری فرما دیا اس عظیم تحریک کا مقصد اور مدعا کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی بڑی غرض یہ ہے کہ اقوام عالم کو اسلام کی حسین تعلیم کا گرویدہ بنا کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضبوط رشتہ روحانی کو جوڑ دیں۔ اس نقطہ نگاہ سے ہر احمدی بوڑھے۔ جوان۔ بچے اور عورت کو دنیا پر نگاہ ڈالنی چاہیئے کہ ہم نے نوع انسانی کے دلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنا ہے۔" (الفضل ۲ جون)

یورپ میں عیسائیت جس سرعت کے ساتھ زوال پذیر ہے اس کا اندازہ صرف اس امر سے ہو سکتا ہے کہ سینکڑوں گرجے اس وقت بند ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بعض سینما گھروں یا دوسرے کاموں کے لئے استعمال ہو رہے ہیں اور بعض پر "برائے فروخت" کے بورڈ آویزاں ہیں۔ یہاں سے مایوس ہو کر اب پادریوں نے افریقہ کی طرف توجہ کی ہے۔

حضور نے فرمایا:-

"فکر و تدبر کرنے والے عیسائی پادری اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ انکا اسلام کے ساتھ آخری معرکہ افریقہ میں ہے اور اب وہاں بڑا زور دے رہے ہیں انگلستان میں گرجے برائے فروخت اور افریقہ میں نئے گرجے بن رہے ہیں۔" (الفضل ۲۰ جون)

اس الہامی تحریک کا منشا ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ ایسا مضبوط ریزرو فنڈ ہمارے پاس ہو جس سے دہریت اور لادینیت اور عیسائیت کے خلاف ایک معرکہ الآراء جنگ لڑی جا سکے اور کسی وقت غلبہ اسلام کی اس مہم میں اس وجہ سے روک پیدا نہ ہو کہ ہمارے پاس کام کرنیوالے مجاہدین اور کام کو چلانے کے لئے روپیہ موجود نہیں اور غلبہ اسلام کی مہم تیز سے تیز تر ہو جائے۔ جماعت کی تربیت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہو چکی ہے کہ وہ اپنے امام ہمام کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے جانی اور مالی جہاد میں بڑی خوشی سے حصہ لینے کے لئے مستعد رہتی ہے اس تحریک کو بھی خدا تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور جانی اور مالی دونوں قسم کی قربانیاں پیش کی گئیں لیکن ابھی یہ تحریک جاری ہے اور ہمیں اس میں حصہ لیتے چلے جانا چاہیئے۔ اسلئے اس نوٹ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں

"پس افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کے لئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس سلسلہ میں بہت سی باتیں میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹروں اور ٹیچروں کو رضاکارانہ طور پر خدمات پیش کرنے کی جو میں نے تحریک کی تھی اس سلسلہ میں شاید ایک بات رہ گئی تھی وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں ایسے ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی ڈاکٹر ہوں اور ایسے ٹیچرز کی ضرورت ہے جن کی بیویاں بھی وہاں کام کر سکیں یعنی وہ بی اے بی ایڈ یا بی ایس سی بی ایڈ ہوں۔ کیونکہ وہاں بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں مسلمان لڑکی تعلیم میں بہت پیچھے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف فنون کے ماہر احمدی احباب کے ایڈریس بھجوائیں

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ نے اپنے زیر اہتمام پالی ٹیکنک طرز کا ایک ادارہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں ادارہ ھذا کو مختلف فنون میں مہارت رکھنے والے احمدی احباب کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ ان سے حسب ضرورت مشورہ وغیرہ لیا جا سکے۔ اس لئے ادارہ ھذا میں ایک مکمل فہرست، مختلف فنون کے ماہر احمدی احباب کی مرتب کرنا مطلوب ہے۔

امراء و صدر صاحبان مقامی جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی جماعتوں میں جو احباب کسی فن میں مہارت رکھتے ہوں ان کے اسماء گرامی ان کی علمی اور فنی قابلیت اور ان کے مکمل پتوں سے جن پر اُن سے خط و کتابت کی جا سکے۔ براہ مہربانی جلد تر مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ایسے ماہرین فن احباب اگر خود اپنے کوائف سے دفتر ھذا کو مطلع فرمائیں تو دفتر ھذا ان کا بہت ممنون ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

تقاریب رخصتانہ

محترم میجر محمد اسماعیل صاحب ایم اے ساکن ۲۱ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور کے صاحبزادے مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد سلیمان اسماعیل صاحب کی بارات مورخہ ۱۸؍۱۲ کو مکرم ملک ظہیر محمد خان صاحب کی کوٹھی ۱۷ اے ڈی ماڈل ٹاؤن میں گئی اور ان کی صاحبزادی مکرمہ عقیلہ پروین صاحبہ کا رخصتانہ ۴ بجے عمل میں آیا اور مورخہ ۱۹؍۱۲ کو میجر محمد اسماعیل صاحب موصوف نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں علاوہ احباب جماعت کے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

نیز اسی دن مکرم میجر لئیق احمد صاحب ابن مکرم ملک ظہیر محمد خان صاحب کی بارات محترم میجر محمد اسماعیل صاحب کی کوٹھی ۲۱ ڈی میں گئی جہاں ان کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ عاصمہ اسمٰعیل صاحبہ ایم اے کا رخصتانہ ۴ بجے عمل میں آیا۔ دوسرے دن مکرم ملک ظہیر محمد خان صاحب نے اپنے بیٹے میجر لئیق احمد صاحب ملک کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں علاوہ احمدی احباب کے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو شادیوں کو بابرکت کرے اور ہر دو خاندانوں کے لئے شیریں ثمرات کا موجب بنائے۔ آمین۔

عطاء الرحمٰن چغتائی دربار محل۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

خدام توجہ فرمائیں

خالد کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے خدام بھائیوں کے گرانقدر مشوروں کا ادارے کو انتظار ہے۔ آج ہی توجہ فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ آٹھ روپے ہے۔

کاغذ کی شدید گرانی کے پیش نظر ماہنامہ الفرقان کو بھی دیگر رسائل و جرائد کی طرح اپنی سالانہ قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے چنانچہ یکم جنوری ۷۳ء سے پاکستان کے لئے سات روپے سالانہ کی بجائے آٹھ روپے سالانہ مقرر ہوگیا ہے۔ جملہ خریدار اصحاب اسی حساب سے اپنا چندہ بھجوائیں۔ شکریہ۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسارہ آج کل بعض ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے نیز میری والدہ صاحبہ بھی لمبے عرصے سے سر درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (فرخندہ قریشی ڈسکہ)

قرآن پاک اور اسلامی اقدار (بقیہ صفحہ ۳)

اور یہ ورلی زندگی تو صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر ہے کاش کہ وہ لوگ جانتے۔

سو اے پیاری بہنو ہمیں اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنا چاہیئے اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس کے لئے ان ذرائع کو اختیار کرنا چاہیئے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ نیک نیتی سے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنے والا ثواب سے محروم نہیں رہے گا بلکہ ہر ایک اپنے اپنے اعمال کے مطابق خدا تعالیٰ سے اجر پائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا
وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

(احقاف)

سب کو اُن کے اعمال کے مطابق درجات ملیں گے اور یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے۔

ہماری روحوں اور ہمارے دلوں کی مکمل پاکیزگی صرف اور صرف قرآن کریم کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم کے فیوض و برکات کی کوئی حد نہیں اس کے ذریعہ ساری دنیا اور اس کی تہذیب کو جو سائنسی بنیاد پر قائم ہے چیلنج کرنے میں ہمیں ذرا تامل نہیں کرنا چاہیئے۔

قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ ہمیں معاشرہ میں کیسے رہنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے بڑوں کی عزت کرنی چاہیئے۔ دوسروں سے گفتگو کرتے ہوئے شائستگی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ معصوم جانوروں کو نقصان پہنچانے سے بچنا۔ آپس میں گھل مل کر رہنا۔ دوسروں کے جذبات اور احساسات کا احترام کرنا دوسروں کو اپنے سے کم تر نہ سمجھنا اور غیبت سے بچنا دوسروں کے عیوب تلاش کرنے سے پرہیز کرنا اور بدظنی سے اجتناب اختیار کرنا یہ سب قرآنی ہدایات ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم معاشرہ کو صاف اور ستھرا رکھ سکتے ہیں۔ اور ایسا ماحول پیدا کر سکتے ہیں جس میں امن اور آشتی ہو باہمی محبت و پیار ہو۔ دنیوی عزتیں اور وجاہتیں ہمارے کام نہیں آئیں گی۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ عزت کا سبب نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز وہی ہے جو متقی ہے۔ آئیں اور اس فرض کو پوری جرأت اور بہادری سے ادا کریں کیونکہ یہی لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض ہے۔

پیاری بہنو!

اس مبارک موقع پر میرا یہ پیغام ہے کہ اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ ہماری زندگی قرآن کی زندگی ہو۔ اور ہم قرآن کریم کے سنہرے اوراق کو دوسروں کے فائدہ کے لئے کھولیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آخری دم تک احمدیت اور اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے چچا چوہدری غلام سرور صاحب ساکن علی پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان ۲ دسمبر کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

تیس سال تک دماغی عارضہ سے بیمار رہے بیماری سے قبل کئی سال تک جماعت مقامی کے امام الصلوٰۃ رہے بہت نیک اور متقی انسان تھے موصی تھے اور جائیداد کا حصہ وصیت کے مطابق ادا کر دیا تھا۔ نماز جنازہ میں مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ ملتان نے پڑھائی قریب کی بہت سی احمدی جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔ مرحوم کے پسماندگان بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ دو بچے ابھی بہت چھوٹی عمر کے ہیں

احباب دعا فرمائیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے وہاں بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ڈاکٹر محمد خان چوہدری۔ جودھ پور ضلع ملتان)

۲۔ خاکسار کا بچہ حمید احمد عارضہ دل کراچی میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو مکمل اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ (سید محمد حسین احمد نگر)

۳۔ میری بچی زکیہ خانم ان کچھ دنوں سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے احباب بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک محمد حنیف ۹ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

(بقیہ صفحہ اوّل)

دارالعلوم میں تنوروں پر ہی حسب سابق روٹی تیار ہوتی رہی کیونکہ وہاں پر ابھی سوئی گیس نہیں پہنچی ہر روز جلسہ سالانہ شروع ہونے سے پہلے تمام مہمانوں کو جو اجتماعی قیام گاہوں کے علاوہ ربوہ کے تمام محلہ جات میں اور قریباً ہر ایک گھر میں موجود تھے کھانا کھلا دیا جاتا تھا۔ بیمار ہو جانے والے مہمانوں کے لئے پرہیزی کھانا تیار کرنے کی الگ نظامت موجود تھی۔ الغرض مہمانوں کے قیام وطعام کے لئے ہر ممکن سہولت میسر کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اور اس کوشش میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل ربوہ نے بھرپور حصہ لیا۔ اہل ربوہ کے علاوہ باہر سے تشریف لانے والے بہت سے ایسے عالی ہمت مہمان بھی تھے جنہوں نے اپنی خدمات جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کو پیش کیں۔ اور اس کے ماتحت وہ بھی دن رات خدمت کے مختلف کاموں میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ خدمت اور مہمان نوازی میں حصہ لینے والے سب احباب جماعت کو (جن میں عورتیں۔ مرد اور بچے بوڑھے اور نوجوان سبھی شامل تھے) اپنے پاس سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور خدمت میں جو کمی یا خامی رہ گئی ہو اسے آئندہ پوری کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

انتظامات جلسہ سالانہ کا جو حصہ جلسہ گاہ کی تعمیر اور جلسہ کے پروگرام اور سٹیج کے ٹکٹ وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے وہ نظارت اصلاح وارشاد کے ذمے ہوتا ہے۔ چنانچہ ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی زیرنگرانی یہ جملہ امور طے پائے۔ سٹیج اور گیلریوں کی تعمیر تو جلسہ سے کئی روز پہلے ہی شروع کر دی گئی تھی سٹیج کے دائیں اور بائیں طرف کچھ حصہ سامعین خاص کے لئے مخصوص کر دیا گیا اور ان کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا اس دفعہ سٹیج کے دائیں پہلو میں لوائے پاکستان اور بائیں طرف لوائے احمدیت لہرانے کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ جلسہ کے تینوں روز یہ دونوں جھنڈے برابر لہراتے رہے اور خدام الاحمدیہ باری باری ان کے نیچے کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہے۔ جلسہ گاہ کے تینوں طرف اس دفعہ بھی گیلریاں بنائی گئی تھیں۔

خواتین کا جلسہ سالانہ

احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب اور بابرکت رہا اس میں جس کثرت کے ساتھ خواتین شامل ہوئیں وہ بھی خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کا ایک کھلا نشان تھا۔ خواتین کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ جلسہ گاہ جو دفتر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ سے ملحق وسیع لان میں تیار کی گئی تھی بہت ہی ناکافی ثابت ہوئی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے جو خطاب فرمایا اس میں بھی آپ نے اس امر کا ذکر فرمایا اور آئندہ سال زیادہ وسیع اور کھلے میدان میں جلسہ منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مجموعی طور پر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی خواتین کی تعداد چالیس اور پینتالیس ہزار کے درمیان رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ر دسمبر کی دوپہر کو خواتین کے جلسہ میں تشریف لا کر ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے سورۃ النصر کی روشنی میں بتایا کہ جب کثرت کے ساتھ لوگ حق کو قبول کرنے لگیں تو مومنین کی جماعت پر دو اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں اوّل خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنا کہ اس نے اپنے وعدوں کو پورا کیا۔ دوم تربیت کی ذمہ داری جو ایسی صورت میں بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جائے تاکہ وہ ہماری کمزوریوں پر پردہ پوشی فرمائے اور جو کمی بھی ہماری کوششوں میں باقی رہ جائے اسے خود پورا فرما دے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی خواتین کو بڑے ہی موثر انداز میں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی اور مخلوق خدا کی زیادہ سے زیادہ بے لوث اور بےغرضانہ خدمت کرنے کی کوشش کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطاب کے علاوہ مستورات کے جلسہ سے حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خطاب فرمایا جس میں آپ نے دعا کی اہمیت اور اس کی برکات کو موثر رنگ میں واضح کرتے ہوئے اپنی تمام احمدی بہنوں کو دعا کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی نصیحت فرمائی۔ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے دو مرتبہ خواتین سے خطاب فرمایا۔ پہلے ۲۶ر دسمبر کی دوپہر کو آپ نے تقریر فرمائی اور پھر جلسہ کے آخری روز ۲۸ر دسمبر کو مستورات سے الوداعی خطاب کرتے ہوئے انہیں اہم اور زریں نصائح سے نوازا۔ حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے ۲۷ر دسمبر کو خلافت سے وابستگی اور فلاحِ دارین کے اہم موضوع پر تقریر فرمائی۔ خواتین مردانہ جلسہ گاہ کی بھی متعدد اہم تقاریر سے مستفیض ہوئیں۔ کیونکہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ رابطہ قائم کر دیا گیا تھا جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے۔ خواتین کے جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف پاکستان کے کونہ کونہ سے بکثرت احمدی خواتین شامل ہوئیں بلکہ متعدد بیرونی ممالک سے بھی احمدی بہنیں اس موقعہ پر تشریف لائی ہوئی تھیں ذیل میں صرف ان ممالک کا نام درج کیا جاتا ہے جہاں کی احمدی بہنوں کو جلسے میں شمولیت کے لئے سٹیج ٹکٹ دیا گیا۔ انگلستان۔ ڈنمارک۔ امریکہ۔ افریقہ کے مختلف ممالک۔ انڈونیشیا۔ کینیڈا عراق۔ کویت۔ سعودی عرب۔

(ربانی)

امراء صاحبان فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر نومبر ۱۹۷۲ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ امراء صاحبان ہر تحصیل میں پندرہ دن کے اندر اندر اشاعت قرآن مجید کے لئے دو ہزار روپیہ جمع کریں۔ جن امراء صاحبان کی طرف سے رقم دفتر ادارہ طباعت واشاعت قرآن عظیم کو پہنچی ہے اور انہوں نے اس کے قرآن مجید وصول کر لئے ہیں۔ ان کے اسماء اخبار الفضل میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔ باقی امراء صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں روپیہ جمع کر لیا ہو گا کیونکہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی والہانہ طور پر لبیک کہتا ہے۔ پس ایسے امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جمع شدہ رقم فوراً ادارہ طباعت واشاعت میں بھجوا کر قرآن مجید حاصل کر لیں۔ اور جن امراء صاحبان نے ابھی رقم جمع نہیں کی وہ فوری طور پر اس طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں کے حقدار بنیں۔

(مینیجنگ گورنر ادارہ طباعت واشاعت قرآن عظیم)

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰ر دسمبر ۷۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد ناصر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ بلاد افریقہ نے میری ہمشیرہ عزیزہ رفیعہ سلطانہ بنت چوہدری سلطان احمد صاحب سماعیلہ ضلع گجرات کا نکاح ہمراہ عزیزم محمد ظفر اللہ خان ابن چوہدری محمد خان صاحب حال متعلم آئی سی اے لندن سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف ناصر۔ شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ شہر پارکر)

ولادت

برادرم مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود حال سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ محترم پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب کی پوتی اور مکرم رشید احمد خان صاحب تحصیلدار کی نواسی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر والی نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (حبیب الرحمٰن لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵